

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

## Allama Iqbal Open University Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	242 Code
Course Name:	سیرت طیبہ
Class:	Matric (درس نظامی)
Total Credit Hours	3
Total Assignments	2

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر: 03036940016

**نوٹ:** ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔



واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

## Assignment 2

سوال نمبر 1: بنو قینقاع اور بنو نظیر کے ساتھ لڑائی کا پس منظر تحریر کریں۔

جواب:

مدینہ منورہ میں یہود کے تین بڑے قبائل آباد تھے: بنو قینقاع، بنو نظیر، اور بنو قریظہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کے بعد ان تمام قبائل کے ساتھ ایک معاہدہ کیا تھا جس کے تحت وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر رہیں گے، کسی دشمن کی مدد نہیں کریں گے، اور دفاعی معاملات میں تعاون کریں گے۔ تاہم ان یہودی قبائل نے بار بار عہد شکنی کی جس کے نتیجے میں ان کے ساتھ لڑائیاں پیش آئیں۔ یہاں بنو قینقاع اور بنو نظیر کے ساتھ لڑائی کا پس منظر تفصیل سے پیش کیا جا رہا ہے:

1. بنو قینقاع کے ساتھ لڑائی کا پس منظر:

(الف) بنو قینقاع کا تعارف: یہ قبیلہ مدینہ کے اندر ایک مضبوط اور جنگجو قبیلہ تھا، جو زیور سازی اور ہتھیار بنانے کا کام کرتا تھا۔ ان کے پاس ایک قلعہ تھا اور وہ مدینہ کے اندر ہی آباد تھے۔

(ب) غزوہ بدر کے بعد کی صورتحال: غزوہ بدر میں مسلمانوں کی فتح نے جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کے اثر و رسوخ کو بڑھا دیا۔ یہودی اس سے حسد اور دشمنی میں مبتلا ہو گئے۔ خاص طور پر بنو قینقاع نے کھلم کھلا بغاوت کا رویہ اپنایا۔

(ج) زیور کی دکان کا واقعہ: ایک دن ایک مسلمان عورت بنو قینقاع کے بازار میں گئی۔ ایک یہودی سنانے اس کے ساتھ بد تمیزی کی اور اس کے کپڑے اس طرح کھینچے کہ عورت شرمندہ ہو کر رہ گئی۔ ایک مسلمان نے اس یہودی کو قتل کر دیا، جس کے جواب میں یہودیوں نے اس مسلمان کو قتل کر دیا۔ یہ واقعہ کشیدگی کا سبب بنا۔

(د) معاہدہ کی خلاف ورزی: بنو قینقاع نے کھلم کھلا معاہدہ توڑ دیا اور اعلان کر دیا کہ ”اے محمد! تمہاری اس جنگ بدر سے ہم متاثر نہیں ہوتے، ہمارے پاس ہتھیار اور طاقت ہے“۔ انہوں نے مسلمانوں کی توہین کی اور جارحانہ رویہ اختیار کیا۔

(ه) جوابی کارروائی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس جا کر انہیں معاہدے کی پاسداری کی تلقین کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ آپ نے شوال 2 ہجری میں ان کا محاصرہ کر لیا۔ 15 دن کے محاصرے کے بعد بنو قینقاع نے ہتھیار ڈال دیئے۔ نبی کریم نے انہیں مدینہ سے جلا وطن کر دیا اور ان کا سامان اپنے پاس رکھ لیا۔ وہ ادھر ادھر منتقل ہو کر آخر کار اذرعات (شام) میں جا بسے۔

2. بنو نظیر کے ساتھ لڑائی کا پس منظر:

(الف) بنو نظیر کا تعارف: بنو نظیر قبیلہ بھی یہودی تھا جو مدینہ کے قریب زرخیز باغات اور مضبوط قلعوں میں آباد تھا۔ یہ قبیلہ بنو قینقاع سے زیادہ طاقتور اور مالدار تھا۔ ان کا مدینہ سے باہر علاقہ تھا۔

(ب) ابتدائی معاہدہ: نبی کریم نے ان سے بھی معاہدہ کیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف کسی کی مدد نہیں کریں گے اور مسلمانوں کے ساتھ دفاع میں شریک ہوں گے۔ ابتدا میں انہوں نے معاہدہ مان لیا۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

## تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

(ج) قتل کی سازش: ربیع الاول 4 ہجری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنو نظیر کے پاس ان کے قبیلے کی طرف سے خون بہا (قتل کے معاوضہ) کے سلسلے میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے تو ظاہری طور پر استقبال کیا لیکن خفیہ طور پر آپ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ ان کا ارادہ تھا کہ آپ دیوار کے پاس بیٹھیں تو اونچائی سے ایک چٹان پابتھر گر کر آپ کو شہید کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس سازش سے آگاہ کر دیا۔ آپ وہاں سے فوراً اٹھ کر مدینہ واپس آ گئے۔

(د) انہیں مدینہ چھوڑنے کا حکم: اس واقعہ کے بعد نبی کریم نے ان کے پاس محمد بن مسلمہ کو بھیجا کہ مدینہ چھوڑ دیں، لیکن انہوں نے کہا کہ ہم نہیں جائیں گے، آپ جو کر سکتے ہیں کر لیں۔

(ه) محاصرہ اور حبل و طسنی: نبی کریم نے بنو نظیر کا محاصرہ کر لیا۔ یہ محاصرہ 15 یا 20 دن جاری رہا۔ انہوں نے قلعوں میں پناہ لی۔ نبی کریم نے ان کے کھجوروں کے باغات جلا دیئے۔ آخر کار انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ شرط یہ رکھی گئی کہ وہ اپنا سامان سوائے ہتھیاروں کے لے کر مدینہ چھوڑ دیں۔ انہیں جلا وطن کر کے خیبر اور شام کی طرف بھیج دیا گیا۔ ان میں سے کچھ خیبر جا کر آباد ہوئے اور کچھ شام چلے گئے۔

خلاصہ: بنو قینقاع اور بنو نظیر دونوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور اسلام کے خلاف سازشیں کیں۔ نبی کریم نے حکمتِ عملی سے ان کی جلا وطنی کا حکم دیا تاکہ مدینہ میں امن و امان قائم رہے اور مسلمانوں کو اندرونی خطرات سے محفوظ رکھا جاسکے۔ یہ واقعات اسلامی تاریخ میں یہود کی عہد شکنی کی مثال ہیں۔

## سوال نمبر 2: صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے؟ اس کی تفصیل قلم بند کریں۔

جواب:

صلح حدیبیہ کا مفہوم: صلح حدیبیہ وہ تاریخی معاہدہ ہے جو ذی قعدہ 6 ہجری (مارچ 628 عیسوی) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ کے مشرکین قریش کے درمیان طے پایا۔ یہ معاہدہ ظاہری طور پر مسلمانوں کے لیے کچھ سخت شرائط پر مبنی تھا لیکن اس کے نتیجے میں اسلام کو غیر معمولی فائدہ اور توسیع ملی، جسے قرآن کریم نے ”فتح مبین“ (واضح فتح) قرار دیا (سورہ فتح: 1)۔

تفصیل و پس منظر:

1. وجہ اور خواب کی تعبیر: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ مکہ میں داخل ہو رہے ہیں، طواف کر رہے ہیں اور سر مبارک حلق کر رہے ہیں۔ یہ خواب سچا تھا، اس لیے آپ نے اپنے صحابہ کو عمرہ کی اطلاع دی۔

2. روانگی اور احرام باندھنا: تقریباً 1400 یا 1500 صحابہ کرام نے نبی کریم کے ساتھ عمرہ کا ارادہ کیا۔ وہ احرام باندھ کر ہتھیاروں کے بغیر صرف ایک تلوار (جو عام مسافروں کے پاس ہوتی ہے) لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ قریش کو جب پتہ چلا تو انہوں نے راستہ روکنے کا فیصلہ کیا۔

3. حدیبیہ میں قیام: نبی کریم نے مقام حدیبیہ (مکہ سے تقریباً 22 کلومیٹر) پر پڑاؤ ڈالا۔ ادھر قریش نے خالد بن ولید کو گھوڑوں کے ساتھ بھیجا لیکن کوئی جنگ نہ ہوئی۔ نبی کریم نے ابتدا میں کسی کو قریش کے پاس بھیجا کہ وہ عمرہ کرنے دیں، لیکن قریش نے انکار کر دیا۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

## تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

4. عثمان بن عفان کا سفارت اور جھوٹی خبر شہادت: پھر آپ نے حضرت عثمان بن عفان کو سفیر بنا کر بھیجا (کیونکہ ان کے رشتہ دار مکہ میں تھے)۔ جب عثمان واپس نہ آئے تو مسلمانوں میں پھیل گیا کہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے۔ اس پر نبی کریم نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر تمام صحابہ سے بیعت لی کہ وہ شہید ہونے تک پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ یہ بیعت ”بیعت رضوان“ کہلاتی ہے (سورہ فتح: 18)۔

5. صلح کی شرائط: بعد میں پتہ چلا کہ عثمان شہید نہیں ہوئے بلکہ واپس آ رہے ہیں۔ قریش نے سہیل بن عمرو کو بھیجا اور صلح طے پائی۔ اس کی اہم شرائط یہ تھیں:

- شرط اول: اس سال مسلمان واپس چلے جائیں، اگلے سال وہ تین دن تک مکہ میں عمرہ کر سکیں گے اور اس دوران مسلمان صرف ایک تلوار (نیام میں) لے کر آئیں گے۔
- شرط دوم: دس سال تک دونوں فریقوں کے درمیان جنگ بندی رہے گی۔
- شرط سوم: جو شخص قریش کی طرف سے بغیر اجازت مدینہ جائے، اسے واپس کر دیا جائے گا، جبکہ جو مسلمان مکہ میں رہنا چاہے (یعنی مرتد ہو کر یا بغیر اجازت) اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ (بعد میں یہ شرط نبی کریم نے خود بدل دی اور ایک مسلمان عورت کو واپس نہ کیا)۔
- شرط چہارم: جو قبیلہ چاہے محمد (ص) کے ساتھ معاہدہ کر سکتا ہے اور جو چاہے قریش کے ساتھ۔

6. صحابہ کا غم اور نبی کریم کا عمل: مسلمانوں کو یہ شرائط سخت لگیں، خاص طور پر جملہ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کو مٹانا اور ”محمد رسول اللہ“ کو ”محمد بن عبد اللہ“ لکھنا۔ لیکن حضرت عمر نے اعتراض کیا تو نبی کریم نے انہیں حکم ماننے کو کہا۔ آپ نے خود قربانی کے جانور وہیں نحر کیے اور سر منڈوایا، جس کے بعد تمام صحابہ نے ایسا کیا۔

### 7. صلح حدیبیہ کے فوائد اور نتائج:

- (الف) امن و امان کا قیام: دس سالہ جنگ بندی نے مسلمانوں کو تبلیغ اور دفاع کا موقع دیا۔ اس دوران اسلام تیزی سے پھیلا۔
- (ب) قبائل کا الحاق: بہت سے قبائل مسلمانوں یا قریش کے ساتھ معاہدہ کرنے لگے۔ دو سال کے اندر اندر مسلمانوں کا شمار بڑھ گیا۔
- (ج) فتح مکہ کی راہ ہموار: اس صلح کے نتیجے میں دو سال بعد جب قریش نے معاہدہ توڑا تو بغیر خونریزی کے فتح مکہ ممکن ہوئی۔
- (د) خیبر کی فتح: امن کی وجہ سے نبی کریم کی طرف متوجہ ہوئے اور وہاں فتح حاصل کی۔
- (ه) اعتراف ریاست: قریش نے پہلی بار مسلمانوں کو ایک آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کیا۔

صلح حدیبیہ درحقیقت مسلمانوں کی حکمت عملی کی کامیابی تھی، جس نے ظاہری کمزوری کو فتح عظیم میں بدل دیا۔

### سوال نمبر 3: فتح مکہ کا واقعہ مکمل تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

جواب:

فتح مکہ اسلامی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے جب رمضان 8 ہجری (جنوری 630 عیسوی) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار مجاہدین کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور بغیر خونریزی کے (سوائے چند افراد کے) شہر کو فتح کر لیا۔ یہ واقعہ 20 سال کی جدوجہد کے بعد پیش آیا اور اس کے نتیجے میں جزیرہ نمائے عرب میں اسلام کی برتری قائم ہو گئی۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

## تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

تفصیلی واقعہ:

1. پس منظر اور صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی: صلح حدیبیہ کے مطابق قریش اور مسلمانوں کے درمیان 10 سالہ جنگ بندی تھی اور دونوں فریقوں کو اجازت تھی کہ وہ دوسرے قبائل سے اتحاد کر سکتے ہیں۔ قبیلہ بنو بکر نے قریش کے ساتھ معاہدہ کیا تھا اور قبیلہ خزاعہ نے مسلمانوں کے ساتھ۔ شعبان 8 ہجری میں بنو بکر نے قریش کی مدد سے خزاعہ پر حملہ کر دیا، جس میں کچھ خزاعی مارے گئے اور راستے میں مسلمانوں کا ایک شخص بھی شہید ہوا۔ قریش نے اس خلاف ورزی پر اظہار افسوس تو کیا لیکن تاوان ادا نہ کیا اور نہ ہی بنو بکر کو سزا دی۔ اس لیے نبی کریم نے مکہ فتح کرنے کا فیصلہ کیا۔

2. ردِ اوگی اور قریش کی کوشش: نبی کریم نے 10,000 مسلمانوں کی فوج تیار کی۔ آپ نے شعبان میں روزے رکھے لیکن جب سفر شروع کیا تو روزہ افطار کر دیا (تاکہ طاقت رہے)۔ قریش کے سردار ابوسفیان نے افواہ سن کر مدینہ کا رخ کیا اور نبی کریم سے مل کر معاہدہ بحال کرنے کی کوشش کی، لیکن جب وہ عباس بن عبدالمطلب کے پاس گیا تو عباس نے اسے مسلمانوں کی فوج دکھادی۔ بالآخر ابوسفیان مسلمان ہو گیا اور نبی کریم نے اعلان کیا کہ ”جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے، وہ محفوظ ہے۔“

3. مکہ میں داخلہ اور خطاب: نبی کریم نے فوج کو چار کالموں میں تقسیم کیا۔ آپ نے حکم دیا کہ جو لوگ مسجد حرام کی طرف جائیں، وہاں کوئی تعرض نہ کیا جائے۔ آپ خود اونٹنی قھوواء پر سوار ہوئے اور مکہ میں داخل ہوئے۔

خطابِ فتح مکہ: آپ نے کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا:

- ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں)
- ”اللہ نے مکہ کو محترم بنایا ہے، میرے بعد قیامت تک کسی کے لیے یہاں خون بہانا یا درخت کا ٹانجا زنا نہیں۔“
- پھر آپ نے فرمایا: ”آج کے دن کیا کروں گا؟“ سب نے کہا: ”آپ بھائی ہیں، بھائی کی اولاد ہیں، ہم آپ سے احسان کی امید رکھتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”جاؤ، تم سب آزاد ہو۔“ یہ عظیم الشان معافی تھی، جبکہ 20 سال کے ظلم کے باوجود آپ نے کسی سے انتقام نہیں لیا۔

4. بتوں کی توڑ پھوڑ اور تصفیہ: نبی کریم نے کعبہ میں داخل ہو کر 360 بتوں کو اپنے عصا سے گرایا اور یہ آیت پڑھی: ”جاء الحق و زھن الباطل“ (بنی اسرائیل: 81)۔ اسی طرح آپ نے بعض سخت دشمنوں (جیسے عکرمہ بن ابوجہل، ہبار بن اسود وغیرہ) کو معاف کر دیا۔ صرف چند لوگوں (جو معافی کے ناقابل تھے) کو قتل کا حکم دیا گیا لیکن بعد میں ان میں سے بھی بیشتر معاف کر دیے گئے۔

5. فتح مکہ کے اثرات:

- توحید کی روشنی: پورا مکہ شرک سے پاک ہو گیا اور کعبہ خالص اللہ کا گھر بن گیا۔
- بڑے پیمانے پر قبولِ اسلام: قریش کے تقریباً تمام لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ابوسفیان، معاویہ، اور دوسرے بڑے سردار مسلمان ہو گئے۔
- امن عام: فتح مکہ کے بعد جزیرہ نمائے عرب کے قبائل نے باقاعدگی سے وفود بھیج کر اسلام قبول کیا، جسے ”عام الوفود“ کہا جاتا ہے۔
- مرکزیتِ اسلام: مکہ اب مسلمانوں کا روحانی مرکز بن گیا۔
- سیرت کا نمونہ: فتح مکہ نے دنیا کو یہ سبق دیا کہ اخلاق و عفو و درگزر سے کیسے دلوں کو فتح کیا جاسکتا ہے۔
- فتح مکہ اس بات کی دلیل ہے کہ حق بالآخر غالب آتا ہے، اور نبی کریم نے انتہائی عاجزی اور انسانیت سے کام لیا۔



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

## تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

سوال نمبر 4: حجة الوداع پر مفصل نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

حجة الوداع (یعنی رخصتی کا حج) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حج ہے جو 10 ہجری میں ادا کیا گیا۔ اس حج کے موقع پر آپ نے اپنا مشہور خطبہ دیا جسے خطبہ حجة الوداع کہا جاتا ہے۔ یہ سفر نامہ اسلام کے ارکان اور اخلاقی اصولوں کا جامع منشور تھا۔ تفصیل درج ذیل ہے:

تاریخ: ذی قعدہ 10 ہجری (فروری 632 عیسوی)

وجہ تسمیہ: اسے ”حجة الوداع“ اس لیے کہا جاتا ہے کہ نبی کریم نے اس حج کے بعد دنیا سے رخصت ہو جانے کا احساس دلایا اور آپ اس کے بعد زندہ نہ رہے۔ آپ نے فرمایا: ”شاید میں اس سال کے بعد تم سے نہ ملوں۔“

واقعات کا سلسلہ:

1. اعلان حج اور روانگی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اعلان کر دیا کہ آپ حج کر رہے ہیں۔ پورے جزیرہ نما عرب سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ مدینہ جمع ہوئے۔ روایت ہے کہ تقریباً 1,24,000 صحابہ اور تابعین آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے مدینہ سے احرام باندھا اور تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔

2. مکہ میں داخلہ اور مناسک: آپ نے 4 یا 5 ذی الحجہ کو مکہ میں داخل ہو کر طواف قدم کیا، پھر صفا مروہ کی سعی کی۔ 8 ذی الحجہ کو آپ میدان عرفات کے لیے روانہ ہوئے اور 9 ذی الحجہ کو عرفات کے میدان میں ٹھہرے۔

3. خطبہ حجة الوداع: 9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کو نبی کریم نے اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر لوگوں سے خطاب فرمایا۔ یہ خطبہ نہایت اہم ہے:

- افتتاح: ”اے لوگو! میری بات سنو، میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد تم سے پھر ملوں گا یا نہیں۔“
  - خون اور مال کی حرمت: ”پیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اس دن کی حرمت کی طرح ایک دوسرے پر حرام ہیں، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو۔“
  - جاہلیت کے دستور کی منسوخی: ”جاہلیت کا ہر خون اور ہر سود باطل ہے، پہلا سود میں اپنے بچا عباس کا سود منسوخ کرتا ہوں۔“
  - عورتوں کے حقوق: ”عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کرو، وہ تمہاری مددگار ہیں، تمہارے حقوق بھی ہیں اور ان کے بھی۔“
  - عدل و انصاف: ”کسی عربی کو عجمی (غیر عرب) پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔“
  - قرآن و سنت: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان کو تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری سنت۔“
  - آخری وصیحت: ”سن لو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اور تم سے لوگو! میرے رب سے ڈرو، اپنی نمازیں قائم کرو، روزے رکھو، زکوٰۃ دو، اور اپنے امیروں کی اطاعت کرو۔“
- اس خطبے کے بعد آپ نے پوچھا: ”کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟“ سب نے کہا: ”اللہم نعم“ (اے اللہ! ہاں)۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! گواہ رہ۔“

4. حج کے بعد 10 ذی الحجہ کو آپ نے رمی جمرات کی، قربانی کی، سر منڈوایا، اور پھر حلق و قصر کیا۔ 11، 12، 13 ذی الحجہ کو منیٰ میں گزار کر آپ مدینہ واپس آ گئے۔

5. خصوصیات حجة الوداع:



یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

## تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

- یہ نبی کریم کا صرف ایک ہی حج تھا جسے آپ نے ہجرت کے بعد ادا کیا۔
- اس حج میں آپ نے تمتع (عمرہ کے بعد حج) کیا، اور صحابہ کو بھی اسی طرح کرنے کا حکم دیا۔
- اس موقع پر آپ نے دین اسلام کے بنیادی احکام مکمل ہونے کا اعلان کیا: ”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ“ (المائدہ: 3)۔
- خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق، نسلی برابری، اور اخلاقی اقدار کا ایک عظیم الشان منشور ہے۔

16 اثرات: حجۃ الوداع کے بعد نبی کریم نے صرف 81 یا 82 دن زندہ رہے۔ 12 ربیع الاول 11 ہجری کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ اس لیے یہ حج آخری اجتماع تھا جس میں آپ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی۔

حجۃ الوداع اسلامی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے جو آج بھی ہر مسلمان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے۔

## سوال نمبر 5: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ پر مضمون لکھیں۔

جواب:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن مجید کا عملی نمونہ تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ”رحمۃ للعالمین“ تھے۔ آپ کی زندگی اخلاق و کردار کے اعلیٰ درجے کی مثال ہے۔ قرآن کریم میں آپ کے بارے میں ارشاد ہے: ”وَلَوْلَا لَعَلِّي لَأُخْلِطُ عِظِيمًا“ (القلم: 4) ”اور بے شک تم بہت بڑے اخلاق پر ہو“۔ ذیل میں آپ کے اخلاقِ حسنہ کے چند پہلوؤں پر روشنی ڈالی جا رہی ہے:

1. صدق و امانت (سچائی اور دیانت داری):

آپ اسلام سے پہلے بھی ”صادق“ اور ”امین“ کے لقب سے مشہور تھے۔ کبھی جھوٹ نہیں بولا، کسی کی امانت میں خیانت نہیں کی۔ جب آپ نے مشرکین سے ہجرت کی تو اپنے پاس جمع امانتیں ان کے مالکوں تک پہنچانے کے لیے حضرت علی کو حکم دیا۔ آپ نے فرمایا: ”جھوٹ چھوڑ دو، یہ گناہوں کو بڑھاتا ہے، اور سچائی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔“

2. حلم و بردباری (تحمل اور نرمی):

آپ کو زندگی بھر ایذا نہیں دی گئیں، لیکن آپ نے کبھی بدلہ نہیں لیا۔ فتح مکہ کے دن آپ نے اپنے قاتل دشمنوں سے کہا: ”جاؤ، تم سب آزاد ہو“۔ ایک بوڑھی عورت آپ پر کوڑا پھینکتی تھی، جب وہ بیمار پڑی تو آپ نے اس کی عیادت کی۔ طائف میں جب آپ کو پتھر مارے گئے تو فرشتے نے پہاڑ دبانے کا کہا لیکن آپ نے فرمایا: ”نہیں، شاید ان کی اولاد مسلمان ہو جائے“۔ یہ آپ کا عظیم حلم تھا۔

3. رحم و شفقت (مہربانی اور ہمدردی):

آپ یتیموں، مسکینوں، غلاموں اور کمزوروں پر رحم کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحم کیا جاتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا“۔ آپ قیدیوں کے ساتھ نرمی کرتے، بیماروں کی عیادت کرتے، حتیٰ کہ اپنے دشمنوں کے بچوں پر بھی شفقت کرتے۔



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](#)

## تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں [MrPakistani](http://MrPakistani.com) ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

4. عدل و انصاف (انصاف کرنا):

آپ کسی کا حق مارنے والے کو سزا دیتے، چاہے وہ آپ کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ نے فرمایا: ”قریش کو اس لیے ہلاک کیا گیا کہ وہ چوروں کو چھوڑ دیتے تھے۔“ آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کے بارے میں بھی فرمایا کہ اگر وہ چوری کرتی تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

5. عاجزی و انکساری (فروتنی):

آپ دوسروں کی طرح زمین پر بیٹھتے، اپنے کام خود کرتے، گھر میں جھاڑو دیتے، مویشیوں کو چارہ ڈالتے، بازار سے سودا خود لاتے۔ آپ بادشاہوں کو خط لکھتے ہوئے بھی عاجزی دکھاتے۔ کبھی تکبر نہیں کیا۔

6. وفاداری اور عہد کی پاسداری:

آپ نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ صلح حدیبیہ کے بعد دشمن کی شرط پر بھی عمل کیا۔ جب کوئی معاہدہ کرتے تو اسے پورا کرتے۔ وفاداری آپ کا خاصہ تھی۔

7. شجاعت و بہادری (ہمت اور جرات):

آپ جنگوں میں صف اول میں رہتے تھے، کبھی پیٹھ نہیں پھیری۔ غزوہ احد میں جب دندان مبارک شہید ہو اور چہرے پر زخم آیا تو آپ نے دعا مانگی، باز نہ آئے۔ آپ کی شجاعت کا دشمن بھی اعتراف کرتا تھا۔

8. فیاضی و سخاوت (دریادلی):

آپ کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ جب مال آتا تو بانٹ دیتے، خود غریب زندگی گزارتے۔ ایک مرتبہ 90 ہزار درہم راتوں رات تقسیم کر دیے۔ آپ نے فرمایا: ”خرچ کرو، اللہ تعالیٰ تم پر خرچ کرے گا۔“

9. دوسروں کی عزت اور حقوق کا لحاظ:

آپ کسی کا مذاق نہیں اڑاتے، کسی کو برانام نہیں دیتے، عورتوں، بچوں اور نوکروں کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔“

10. معاف کرنے کی عادت:

آپ نے اپنی زندگی میں کبھی ذاتی دشمنی کا بدلہ نہیں لیا۔ فتح مکہ میں 20 سال کے ظلم کے بعد سب کو معاف کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ”جو معاف کرے گا، اللہ اسے عزت دے گا۔“

نتیجہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق حسنہ انسانیت کے لیے نمونہ ہے۔ آپ نے اپنے قول و فعل سے دکھایا کہ اخلاقی برتری ہی حقیقی کامیابی ہے۔ ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ آپ کی اخلاقی سیرت کو اپنے اندر اپنائے، کیونکہ آپ نے خود فرمایا: ”پیشک میں اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔“



[یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔](https://www.whatsapp.com/channel/00299a61111111111111)